مولوی احمد اللہ شاہ

سلف صالحین کا اخلاص اور صدق

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مشہور اور علما کے نزدیک متداول حدیث مبارکہ میں تین زمانوں کو بہترین زمانے قرار دیا گیا ہے۔ وہ تین زمانے عہدِ صحابہ، عہدِ تابعین اور عہدِ تبع تابعین ہیں۔ ان تین مقدس اور مبارک زمانوں کے محترم انسانوں کو اہلِ سنت کے ہاں سلفِ صالحین کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے اور اہلِ سنّت والجماعت کے تمام مکاتبِ فکر اور گروہوں کے ہاں اس مدتِ زمانی کی بابرکت شخصیات کی امامت وسیادت مسلّم ہے۔

سلفِ صالحین علیہم الرضوان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دینِ حنیف کو کما حقہ سمجھا اور پھر ان تعلیماتِ الٰہیہ کو اپنی زندگی کا اوڑھنا بچھونا بنالیا۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ کے دین کے سب سے پہلے حاملین اور المؤمنون والمسلمون کے القابِ عالیہ کے اوّلین مصداق ہوئے یہ وہ عظیم افراد ہیں جو رہتی دنیا تک کے مسلمانوں کے لیے اسوۂ عمل اور نمونۂ اقتدا ہیں۔

زیرِ نظر مضمون ایک عربی تصنیف ''این نحن من اخلاق السلف'' (سلف صالحین کے اخلاق فاضلہ کے مقابلے میں ہم کہاں کھڑے ہیں؟) مؤلفہ: عبدالعزیز بن ناصر الجلیل اور بہاؤ الدین بن فاتح عاقل کے کچھ منتخب مقامات کا ترجمہ ہے۔ فاضل مؤلفین نے اس کتاب میں یہ التزام کیا ہے کہ تاریخ واسماء الرجال کے امامِ کبیر حضرت امام ذہبی کی تصنیف ''سیر اعلام النبلاء'' اور علم الجرح والتعدیل کے مشہور ومعروف امام علامہ ابن جوزی کی تصنیف لطیف ''صفۃ الصفوۃ'' سے ہی واقعات جمع کیے گئے ہیں تاکہ اکٹھی کی گئی معلومات کی ثقاہت وصداقت محفوظ ترین مآخذ سے ہی لی جائے۔

☆ بکر بن ماعز سے روایت ہے کہ امام ربیع بن خُثَیم کو اپنی قوم کی مسجد میں کبھی نفلی عبادات ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔ (وہ نوافل کو ہمیشہ چھپا کر ادا کرتے تھے) ایک دفعہ کے سوا (کہ ایک بار مسجد میں نفل نماز پڑھ لی)

(صفۃ الصفوۃ، جلد: ۳، ص: ۶۱)

☆ حضرت سفیان سے روایت ہے، کہتے ہیں مجھے امام ربیع بن خُثَیم کی ایک خادمہ نے بتایا کہ ربیع کے تمام اعمال اخفاء کے ساتھ ہوتے تھے۔ حتیٰ کہ اگر وہ قرآن مجید کھول کر مشغولِ تلاوت ہوتے اور کوئی شخص آجاتا تو وہ مصحف کو اپنے کپڑے سے ڈھانپ کر چھپا دیتے۔ (ایضاً)

☆ منذر سے روایت ہے کہ حضرت ربیع نے فرمایا: ''ہر وہ کام جس سے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی ذات بابرکات کے

علاوہ کچھ بھی اور مقصود ہو وہ کام ہلاک ہوجانے والا ہے۔ (ایضاً)

☆ ابوحمزۃ الثمالی سے روایت ہے کہ امام علی بن الحسین رضی اللہ عنہ (زین العابدین) روٹیوں کے تھیلے رات کے وقت اپنی کمر پر لاد کر اس میں سے صدقہ کرتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے: ''چھپا کر صدقہ کرنا ربِّ عزوجلّ کے غصے (کی آگ) کو بجھا دیتا ہے۔'' (صفۃ الصفوۃ، جلد:۲، ص:۹۶، نیز یہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں بھی مذکور ہے۔)

☆ عمرو بن ثابت سے روایت ہے کہتے ہیں: ''جب حضرت علی بن الحسین رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو انہیں غسل دینے والوں نے ان کی کمر مبارک پر سیاہ لکیروں کے نشان دیکھے، تو پوچھا گیا کہ یہ کیا ہے؟ تو (قریبی) لوگوں نے بتایا کہ وہ (یعنی امام زین العابدین علی رحمہ اللہ) آٹے کی بوریوں کو رات کے وقت کمر پر لاد کر فقراءِ مدینہ کو صدقہ کیا کرتے تھے۔''

(صفۃ الصفوۃ، جلد۲، ص:۹۶)

☆ ابن عائشہ سے روایت ہے کہتے ہیں میرے والد نے کہا کہ میں نے اہلِ مدینہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی شخص (ہمارے فقراء پر) چپکے سے صدقہ کیا کرتا تھا (معلوم نہ ہوتا تھا کہ وہ کون ہے) حتی کہ حضرت علی بن الحسین رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو وہ صدقہ رک گیا۔ (تب معلوم ہوا کہ یہ ان کی سخاوت تھی) (ایضاً)

☆ محمد بن مالک بن ضیغم سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میرے آقا ابوایوب نے مجھے یہ حدیث سنائی کہ ایک دن حضرت ابو مالک ان سے کہنے لگے: ''اے ابوایوب اپنے آپ کے خلاف اپنے آپ سے ڈرنا چاہیے، میں نے دیکھا ہے کہ اس دنیا میں مومنوں کی پریشانیاں ختم ہونے والی نہیں، اللہ کی قسم اگر آخرت بھی کسی مومن کے لیے خوشی کا سبب بن کر نہ آئی تب تو اس پر دو باتیں اکٹھی ہوگئیں، دنیا کی پریشانی اور آخرت کی بدبختی۔'' (ابوایوب) کہتے ہیں میں نے کہا: ''میرے باپ آپ پر قربان! آخرت کیوں نہ خوشی کا سبب بن کر آئے گی جب اس دنیا میں اللہ رضا کی خاطر تھکاوٹوں اور تکلیفوں کو برداشت کرنے کی عادت اختیار کی گئی ہو؟'' فرمانے لگے: ''اے ابوایوب قبولیت کا کیا ہوگا؟ (یعنی کیا پتہ یہ تکلیفیں اٹھانا قبول ہو یا نہ ہو) اور سلامتی کا کیا ہوگا؟'' (یعنی اللہ کی طرف سے ہر لمحہ ملنے والی سلامتی کی نعمت کے بدلے میں ہم نے کیا ادا کیا ہے جو اپنی تکلیفوں کو کسی شمار قطار میں سمجھیں) پھر فرمانے لگے: ''کتنے ہی لوگ ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے اپنے حال کی اصلاح کر لی ہے، اپنی عبادتوں کو سنوار لیا ہے، اپنے ارادوں کو درست کر لیا ہے اور اپنے اعمال کو ٹھیک کر لیا ہے حالانکہ یہ سب کچھ قیامت کے دن اکٹھا کر کے ان کے منہ پر مار دیا جائے گا۔''

(صفۃ الصفوۃ، جلد:۳، ص:۳۶۰)

☆ امام ذہبی کہتے ہیں ہمیں احمد نے حدیث بیان کی انہیں حماد نے اور وہ امام ایوب سے روایت کرتے ہیں کہ

انہوں نے فرمایا: ''میں نے یہاں (بڑے بڑے) لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ ہر بات میں یہی کہا کرتے تھے کہ ''اگر اللہ نے فیصلہ کیا ہے اور اگر اللہ نے ایسا مقدر کیا ہے تو'' (یعنی ہر کام کو اللہ کی مرضی سے مشروط سمجھتے تھے) اور (امام ایوب) فرمایا کرتے تھے کہ آدمی کو اللہ سے ڈرنا چاہیے۔ اگر زہد اختیار کرے تو اپنے زہد کو لوگوں کے لیے عذاب نہ بنائے۔ بے شک آدمی کا اپنے زہد کو چھپانا اس کے اظہار سے افضل ہے۔'' (سیر اعلام النبلاء، جلد:۶،ص:۱۹)

☆　حضرت جعفر بن برقان سے روایت ہے کہ مجھے حضرت یونس بن عبید کی نیکی اور صلاح وفضل کی باتیں پہنچیں تو میں نے انہیں خط لکھا: ''یا اخی مجھے آپ کے فضل وصلاح کی خبریں پہنچی ہیں تو میرا دل چاہا کہ میں آپ کو خط لکھوں، آپ جوابی خط میں اپنے (تفصیلی) حالات لکھ بھیجئے۔''

ان کا خط آیا (تو اس میں لکھا تھا) ''مجھے آپ کا خط ملا۔ آپ نے مجھ سے اپنے حالات لکھ بھیجنے کا مطالبہ کیا ہے۔ (تو سنیے) میں آپ کو بتاؤں کہ میں نے اپنے نفس کے سامنے یہ بات رکھی کہ دوسروں کے لیے وہی بات پسند کروں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں اور اس بات کو دوسروں کے لیے بھی مناسب نہ سمجھوں جو خود کے لیے ناگوار ہو تو میرا نفس اس کیفیت و حالت سے کوسوں دور ہے، پھر میں نے اپنے نفس پر یہ بات پیش کی کہ دوسروں کے تذکرے کو بالکل ترک کر دوں صرف خیر کی باتوں کا ہی ذکر کروں تو میں نے دیکھا کہ یہ عمل میرے نفس پر بہت دشوار ہے۔ اتنا شدید اور سخت دشوار کہ شہر بصرہ میں گرمیوں کے موسم کے دوران جب چلچلاتی دھوپ پڑے جس میں پرندے بھی گھونسلہ چھوڑ دیں تو مجھے ایسے سخت موسم میں روزہ رکھنا لوگوں کا تذکرہ ترک کرنے (کے اس عمل) کی بنسبت زیادہ آسان اور سہل محسوس ہوتا ہے۔ لہٰذا یا اخی! یہ ہیں میرے حالات، والسلام۔'' (صفۃ الصفوۃ، جلد:۳،ص:۳۰۳)

☆　محمد بن مثنیٰ کہتے ہیں ہمیں عبداللہ بن سنان نے حدیث بیان کی ان کا کہنا ہے کہ میں حضرت امام عبداللہ بن مبارک اور حضرت معتمر بن سلیمان کے ہمراہ طرسوس میں تھا کہ لوگوں میں جہاد کے نفیر کا اعلان ہوا۔ تو حضرت عبداللہ بن مبارک بھی لوگوں کے ساتھ مل کر جہاد کے لیے نکلے۔ جب دونوں لشکر صف بند ہو گئے تو ایک رومی نکلا اور مبارزت طلب کی۔ مسلمانوں کی طرف سے ایک صاحب آگے بڑھے، اس عجمی پہلوان نے ان پر بہت زوردار حملہ کیا اور انہیں شہید کر دیا۔ یہاں تک کہ (یکے بعد دیگرے) چھے مسلمان مجاہد شہید ہو گئے۔ تو وہ رومی کافر دونوں لشکروں کی صفوں کے درمیان بڑے فخر وتکبر سے چلنے لگا اور مسلمانوں میں سے کوئی اس کے مقابلے کے لیے نکلتا نہ تھا۔ ایسے میں عبداللہ بن مبارک میری طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے: ''اے فلان اگر میں آج قتل کر دیا جاؤں تو تم ایسا کرنا اور ویسا کرنا (یعنی وصیت فرمائی) پھر اپنی سواری کو حرکت دی اور رومی کافر کی دعوت مبارزت قبول کرتے ہوئے میدان میں نکل آئے۔ کچھ دیر تو دونوں آپس

میں گتھم گتھا رہے پھر انہوں نے اس عجمی پہلوان کو قتل کر دیا اور لشکرِ کفار کو دعوت دی کہ ان سے انفرادی مقابلے کے لیے آدمی بھیجیں تو ان کی پکار پر ایک اور کافر نکل آیا، آپ نے اسے بھی قتل کر دیا یہاں تک کہ چھے کافر جنگجو قتل کر دیے۔ اور یہ مبارزت کی لڑائی کافی دیر جاری رہی یہاں تک کہ ایسا محسوس ہونے لگا کہ کفار کا لشکر حضرت عبداللہ بن مبارک سے ڈر گیا (اور ادھر سے مقابلہ پر آنے کے لیے آدمیوں کا نکلنا بند ہو گیا) تو انہوں نے اپنی سواری کو ہنکایا اور صفوں کے درمیان گم ہو گئے۔ اور ایسے گم ہوئے کہ ہمیں ان کا کچھ پتہ نہ تھا کہ وہ کہاں گئے۔ میں اپنی اسی جگہ پر ہی کھڑا ہوا تھا کہ وہ میرے پاس آئے اور فرمایا: ”اے عبداللہ اگر تم نے کسی کو اس بارے میں کچھ بتایا (یعنی ان کے اس دن کے بے مثل جہاد اور بہادری کے بارے میں) اور میں زندہ ہوا تو......“ پھر انہوں نے ایک (سخت) لفظ کہا۔ (یعنی شدت سے منع کر دیا کہ میں کسی کو نہ بتاؤں) (سیر اعلام النبلاء، جلد: ۸، ص: ۴۰۹۔۴۰۸)

☆ جُبیر بن نفیر حدیث بیان کرتے ہیں کہ وہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ انہوں نے سنا کہ جب حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نماز کے آخر میں پہنچے تو نفاق و منافقت سے اللہ کی پناہ مانگی اور پھر بار بار اللہ سے نفاق سے بچا لینے کی دعا کرتے رہے۔ جُبیر نے کہا یا ابا درداء آپ کا اور نفاق کا کیا تعلق؟ (کہ آپ تو صحابی رسول اور ایسے مخلص اور پکے ایمان و عمل والے مومن ہیں) کہنے لگے: ”یہ بات نہ کہو، یہ بات نہ کہو، (یعنی مجھے یہ دعا مانگنے سے مت روکو) دیکھو! اللہ کی قسم آدمی ایک لمحے میں اپنے دین سے پھر سکتا ہے۔ اور پھر دین (اور دین کی سب فضیلتیں) اس سے چھین لی جاتی ہیں۔“

(سیر اعلام النبلاء، جلد: ۶، ص: ۳۸۳)

علماء حق کا ترجمان
المیزان
ناشران و تاجرانِ کتب
دینی، تاریخی، سیاسی، ادبی اور اصلاحی کتابوں کا معیاری ادارہ
دینی مدارس کے طلباء کے لیے وفاق المدارس کا تمام نصاب سب سے زیادہ رعایتی قیمت پر
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور 042-37122981-37217262